

سورة البقرة

سوال نمبر 02 :
سورة البقرة کا تعارف اور
فضائل تحریر کریں۔

ابتدائی تعارف:

سورة البقرة قرآن مجید کی ترتیب
کے اعتبار سے دوسری اور سب سے طویل سورت
ہے۔ یہ صدفی سورت ہے۔ اس میں کل چالیس
رکوع اور دو سو چھیالیس آیات ہیں۔
سورة البقرة توفیقی اعتبار سے 02 اور نزولی
اعتبار سے 87 نمبر سورت ہے۔

حروف مقطعات:

سورة البقرة کا آغاز

حروف مقطعات سے ہوتا ہے۔ وہ حروف
جو تک کہ آنف اور بڑھ ائگ ائگ جات
ہیں۔ حروف مقطعات قرآن مجید کی کچھ سورتوں

کہ شروع میں آتے والے وہ حروف ہیں جن
 کے معنی اللہ اور حضرت محمد رسول اللہ
 کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان کی تعداد 14
 ہے۔ حروف مقطعات 29 سورتوں کے
 شروع میں آتے ہیں۔
وجہ تسمیہ:

سورة البقرة کی آیات ستر شتو تا
 تہتر میں اس وائے کا واقعہ مذکور ہے جس
 ذبح کرنے کا حکم بنی اسرائیل کو دیا گیا تھا۔ اس
 لیے اس سورت کا نام سورة البقرة ہے،
 کیوں کہ ”بقرة“ عربی زبان میں وائے کو
 کہتے ہیں۔ اس واقعہ میں بہت حکمتیں ہیں،
 جن میں سے ایک اہم بات یہ ہے کہ اللہ
 نے انسانوں کے صیغے کے بعد انہیں
 دوبارہ زندہ کرنے پر مکمل قدرت رکھتا ہے
زمانہ نزول:

نبی کریم جب ہجرت فرما کر مدینہ
 منورہ تشریف فرما ہوئے تو یہ سورت نازل
 ہوئی۔ مدینہ منورہ میں جن لوگوں کو اسلام
 کی دعوت پیش کی جا رہی تھی وہ مکہ مکرمہ

کے رہنے والوں سے مختلف تھے یہاں
اسلام کی دعوت جس مرحلے میں داخل
ہو رہی تھی اس کی ضروریات اور تقاضے
بھی بالکل نئے تھے۔ اس لیے اس سورت
کے موضوعات اور مضامین، مآملی دور کی
سورتوں سے فرق بہت نمایاں ہے۔
لائقِ تکریم:

سورة البقرة بہت فضیلت
والی سورت ہے۔ صحابہ کرام ک نماز میں
جو شخص سورة البقرة اور سورة ال عمران کا
عالم ہوتا تھا اس کو بہت عظیم اور لائقِ تکریم
شمار کیا جاتا تھا۔

شیطان سے حفاظت:

حضرت محمد رسول اللہ
نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ
(یعنی ذکر و تلاوت سے گھروں کو خالی نہ رکھو)
بے شک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا
جس میں سورة البقرة کی تلاوت کی جاوے۔
قرآن کی چوٹی:

نبی کریم نے فرمایا: ہر چیز کی

ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی
سورۃ البقرۃ ہے۔

برکت کا حصول:

حضور اکرم ﷺ فرمایا:

سورۃ البقرۃ پڑھا کرو، اس کے پڑھنے میں
برکت، چھوڑنے میں حسرت، اور بد نصیبی
ہے اور اہل باطل لوگوں کا اس پر بس نہیں
چلتا (یعنی ان کا فریب اثر نہیں کرتا)۔

سات طویل سورتیں:

سورۃ البقرۃ قرآن مجید

کی سات طویل سورتوں میں سب سے بڑی

سورت ہے۔ ان سورتوں کے متعلق

نبی اکرم ﷺ فرمایا: جس نے قرآن مجید کی

سات طویل سورتوں کے علم کو حاصل کر لیا

وہ بہت بڑا عالم بن گیا۔

آخری دو آیات:

سورۃ البقرۃ کی آخری

دو آیات کے بارے میں حضور اقدس ﷺ

فرمایا: جو شخص بھی سورۃ البقرۃ کی آخری

دو آیات دات میں سوئے سے پہلے پڑھے

مّا اس کے یہ کافی ہو جائیں گی۔
گہرائی اور وسعت:

سورة البقرة کے

مضامین کی گہرائی اور وسعت کا اندازہ اس
بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت عمر
جیسے جلیل القدر صحابی کو اس سورت کو
مکمل طور پر سیکھنے میں بارہ سال لگے،
جب کہ ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ
بن عمر نے اس سورت کو آٹھ سال میں
اس کے تمام مضامین کے ساتھ سیکھا
دوروشن سوریش:

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

فرمایا: دوروشن سورتن سورۃ البقرة اور
سورة ال عمران کو پڑھا کر دے بیوں کہ یہ دونوں
قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے بادل
سبوں یا جیسے پرندوں کی دو صف بستہ جماعتیں
ہوتی تھیں۔ پس یہاں پڑھنے والوں کے
یہ شفاعت کریں گی۔

24/5